افضل انسان

مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی

ناظم دار العلوم ندوة العلماء

شائع کردہ

جامعہ سید ابو الحسن علی ندویؒ

غوث پورہ، لدھیانہ روڈ، مالیر کوٹلہ، ضلع سنگرور (پنجاب) پن: ۱۴۸۰۲۳

www.abulhasanalinadwi.org

عرض ناشر

الحمد لله رب العالمين و الصلوة والسلام علی سید المرسلین وخاتم النبیین محمدو علی آله وصحبه اجمعین:

پیش نظر رسالہ ناظم ندوۃ العلماء حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی دامت برکاتہم کی وہ تقریر ہے جو آپ نے مدرسہ قاسم العلوم عیدگاہ کالونی، سونی پت (ہریانہ) میں جاپان کے سفر سے واپسی پر بتاریخ ۳/جون ۲۰۰۰ء کو کی تھی، اس میں مدرسے کے اساتذہ، طلبہ، کے علاوہ علاقہ کے بعض غیر مسلم حضرات کی بھی ایک معقول تعداد شریک ہوئی۔ اس موقع پر حضرت مولانا محمد واضح رشید حسنی ندوی، مولانا کلیم صاحب صدیقی، حاجی عبدالرزاق صاحب، مولانا عبدالعزیز بھٹکلی ندوی، مولانا محمود حسنی ندوی بھی موجود تھے۔ احقر نے اس کو استفادہ کی غرض سے ریکارڈ کرلیا تھا۔

انسان کیوں پیدا کیا گیا۔ دنیا میں اسکو کس لئے بھیجا گیا۔ اشرف المخلوقات اس کو کس بنیاد پر قرار دیا گیا، دنیاوی نعمتوں سے فائدہ اٹھانے کا موقعہ کس وجہ سے فراہم کیا گیا، وہ کیا ذمہ داریاں ہیں جو اس پر عائد کی گئی ہیں، وہ کون سی خصوصیات ہیں جو اس کو عطا کی گئی ہیں، خالق کائنات سے اس کا رشتہ کیا ہے؟ مرنے کے بعد اس کو کس کی عدالت میں حاضری دینا ہے اور کس کے سوالوں کے جواب دینا ہے، یہ وہ موضوعات ہیں جن پر اس تقریر میں روشنی ڈالی گئی ہے، کیوں کہ انسان جب تک اپنی تخلیق کے مقصد کو نہ جانے گا اور دوسری مخلوقات پر اپنی برتری کے اسباب سے واقف نہ ہو تو وہ اپنے صحیح مقام و مرتبہ کو نہ پہچان سکے گا اور نہ اپنی ذمہ داریوں سے پوری طرح عہدہ بر آ ہو سکے گا۔

www.abulhasanalinadwi.org

ایسے دور میں جس میں انسان کی معلومات کا دائرہ پھیلتا جارہا ہے، اس کی آنکھیں سات سمندر پار کی چیز دیکھنے لگی اور اسکے کان ہزاروں میل دور کی آواز سننے لگے ہیں: لیکن اسی دور میں یہی انسان اپنی ذات سے بے خبر، اپنی صفات سے ناواقف اور اپنے مقصد تخلیق سے نا آشنا ہے، نہ اسے اپنے خالق سے کوئی لگاؤ ہے نہ اس کے سامنے جوابدہی کا اسے کوئی احساس ہے اور نہ خدائی قانون اور خدائی ضابطہ کا اسے کوئی لحاظ ہے، ایک من مانی زندگی ہے جسے وہ گذار رہا ہے اور نتیجہ میں اس دنیا کو نہ صرف اپنے لئے بلکہ اس دنیا میں بسنے والے تمام انسانوں کے لئے جہنم بنا رہا ہے۔ ان حالات میں جن میں انسان اپنے کو بالکل فراموش کئے ہوئے ہے، مغربی میڈیا، اور غیر اخلاقی تعلیم اور مادی نظام تربیت انسان کے بگاڑ میں اضافہ کر رہا ہے۔

اس تقریر میں دینی اور اخلاقی تعلیم کی اہمیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس لئے کہ انسان سازی میں دینی تعلیم جو اہم رول ادا کرتی ہے۔

امید ہے کہ یہ رسالہ انسان کو اس کا اصلی مقام و منصب یاد دلانے اور اس کی زندگی کے مقصد کی تعیین کرتے ہوئے اسکو دنیا کیلئے مفید اور کار آمد بنانے کا کام کرے گا، جامعہ سید ابوالحسن علی ندوی مالیر کوٹلہ (پنجاب) اور اس کے ذمہ داروں کیلئے یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ اس رسالہ کی اشاعت ان کے حصہ میں آرہی ہے۔

وما توفیقی إلا باللہ

جمشید علی ندوی

جامعہ سید ابوالحسن علی ندویؒ غوث پورہ

لدھیانہ روڈ، مالیر کوٹلہ، سنگرور (پنجاب) پن: ۱۴۸۰۲۳

www.abulhasanalinadwi.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انسان افضل کیوں ہے؟

اس حقیقت سے ہم سب اچھی طرح واقف ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ساری مخلوقات پر فوقیت دی ہے اور اس کو ایک امتیاز بخشا ہے، یہ فوقیت کیوں دی گئی ہے اور یہ امتیاز اسے کیوں بخشا گیا، اس کو جاننے کی ضرورت ہے۔

کوئی اگر افضل ہوتا ہے تو خصوصیت ہی کی بنا پر ہوتا ہے وہ افضل ہوتا ہے اس لئے کہ وہ کسی کو فائدہ پہونچاتا ہے، وہ انسانوں کے کام آتا ہے اس کے دکھ درد میں شریک ہوتا ہے، مسائل و مشکلات پیش آجائیں تو وہ انھیں اچھی طرح حل کرتا ہے، دشواریوں کو دور کرتا ہے۔ اسی بنا پر ایسے انسان کو بہتر اور برتر سمجھا جاتا ہے، لیکن اگر وہ انسان بے کار بیٹھا رہے صرف کھاتا پیتا اور آرام کرتا رہے دوسرے انسانوں کے کام نہ آئے، دنیا میں کوئی تبدیلی نہ لائے، اصلاح کی کوئی کوشش نہ کرے، کسی کی ذرا بھی مدد نہ کرے تو ایسے آدمی کی تعریف نہیں کی جائے گی بلکہ اسکی برائی کی جائے گی۔ اگر کوئی اس کی تعریف کرے کہ وہ اچھا آدمی ہے تو لوگ کہیں گے کہ آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ وہ تو کسی کے کام نہیں آتا۔ اسے صرف اپنے کھانے پینے اور اپنی راحت و آسائش سے غرض ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

بھلا ایسا آدمی کیسے اچھا ہو سکتا ہے؟ کیا وہ اس لئے افضل ہے کہ اس کے ناک اور کان ہیں زبان اور آنکھیں ہیں۔ تو جانوروں کے بھی ناک کان اور زبان اور آنکھیں ہوتی ہیں، تو معلوم ہوا کہ افضلیت کی بنیاد انسان کی جسمانی ساخت اور اسکی ظاہری شکل و صورت نہیں بلکہ اس کا عمل ہے۔

انسان کی خصوصیت

انسان کو اللہ تعالیٰ نے اس لئے افضل بنایا ہے کہ اسے ساری دنیا کو سنبھالنا اور اپنے خالق و مالک کی مرضی کے مطابق اس کو چلانا ہے۔ اب اگر ہم اس کی مرضی کے بجائے اپنی من مانی کریں گے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہمارا خالق و مالک ہم سے ناراض ہو جائے گا بالکل اسی طرح جیسے کوئی بادشاہ اپنا وزیر مقرر کرتا ہے اس وزیر کا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ بادشاہ کی مرضی کے مطابق حکومت چلائے لیکن بجائے اس کے کہ وہ بادشاہ کی مرضی کو مدِ نظر رکھے، اپنی مرضی چلانے لگے بادشاہ کے احکامات کو نظر انداز کردے تو بادشاہ اس وزیر کو روکے گا بلکہ اس کو اس نافرمانی پر عہدے سے معزول کر دے گا اور کہیگا کہ تم ہمارے کام کے نہیں، جاؤ اپنے گھر جاؤ۔

اللہ تعالیٰ نے اس انسان کو اس دنیا میں اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ دنیا کے نظام کو سنبھالے اور اس کی مرضی کے مطابق اس دنیا کو چلائے اور اس کی پیدا کی ہوئی چیزوں سے فائدہ اٹھائے اور دوسروں کو اس کا فائدہ پہنچائے۔

www.abulhasanalinadwi.org

سارا عالم انسان کے لئے ہے

اللہ تعالیٰ نے ہم کو پیدا کیا ہے، اس نے یہ سارا عالم بنایا ہے۔ یہ کھیت، یہ درخت، یہ باغات، یہ دریا، یہ پہاڑ، اور یہ صحراء کھیل تماشے اور تفریح و لطف اندوزی کے لئے نہیں بنائے، بلکہ اس نے ایک مقصد سے یہ دنیا بنائی ہے تاکہ انسان کو جب اس دنیا میں رہ کر اسکی مرضی کے مطابق کام کرنا ہے اور اس کے بتائے ہوئے احکام کے مطابق اس دنیا کے نظام کو چلانا ہے تو اس کو کھانے پینے کی بھی ضرورت پڑے گی اور کپڑے اور مکان کی ضرورت ہوگی۔ یہ انسان اپنے خالق و مالک کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق کام نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ کو بھلا یہ کیوں پسند آئے گا کہ یہ نافرمان انسان اس کے دریا کا پانی پیئے اور اسکے پیدا کئے ہوئے غلے اور پھلوں سے فائدہ اٹھائے اور من مانی سے جو چاہے کرے۔ اپنے پروردگار کو نہ یاد کرے اور نہ اس کی مرضی کے مطابق کام کرے۔

گذشتہ قوموں پر عذاب کیوں آیا؟

آپ اگر گذشتہ قوموں کی تاریخ کا مطالعہ کریں گے تو معلوم ہوگا کہ جب قوموں نے اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف انتہائی جرأت و بے باکی اور نامناسب طریقے سے کام شروع کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے ان نافرمان قوموں کو تباہ و برباد کر دیا، ان پر ایسا عذاب آیا کہ وہ صفحۂ ہستی سے مٹ گئیں، کبھی تو یہ عذاب ایک زبردست چیخ اور زوردار دھماکہ کی شکل میں ظاہر ہوا، کبھی مسلسل سات آٹھ روز تک گرم ہوائیں چلتی رہیں کہ اچھے خاصے تندرست اور جسمانی اعتبار سے صحت مند لوگ بھی گرم ہواؤں کو برداشت

www.abulhasanalinadwi.org

نہ کر سکے اور ختم ہو گئے۔

اگر ہم نے اپنے مالک کو نہ پہچانا تو کیا ہوگا؟

جب کوئی آدمی اپنے مالک کی مرضی کے خلاف کھل کر کام کرے گا تو وہ مالک اس کو کیسے برداشت کرے گا کہ اس کی نافرمانی کی جائے، وہ کہے گا کہ ہم نے تم کو اس لئے تو دنیا میں نہیں بھیجا تھا اور نہ ہی یہ زمین اس لئے تیار کی گئی ہے کہ تم اس پر نافرمانی کی زندگی گذارو، اس کے لگائے ہوئے باغات اور نہروں سے فائدہ اٹھاؤ اور اپنی من مانی کرو، اپنے رب کے خلاف کرو۔ اللہ یہ برداشت نہیں کر سکتا۔

ایسا بھی ہوتا ہے

ایسا بھی ہوتا ہے کہ لوگوں کے اندر خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ وہ اللہ کی نافرمانی کرتے اور اپنی خواہش کے مطابق زندگی گزارتے ہیں۔ اپنی لذت کے حصول کے لئے نہ وہ دوسروں کی پرواہ کرتے ہیں اور نہ ہی اپنے پروردگار کے حکم کو کوئی اہمیت دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ ناپسندیدہ ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو ان کو عذاب بھیج کر تباہ و برباد کر دے، لیکن اللہ کے کچھ بندے اس کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے کی کوشش کرتے ہیں ایسے ہی نیک لوگوں کی وجہ سے نافرمان لوگ عذاب الٰہی سے بچ جاتے ہیں۔ لیکن عذاب سے بچ جانے کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگیا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ ان سے ناراض ہوتا ہے ان پر مصیبتیں آتی ہیں بیماریاں اور وبائیں آتی ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

وما كان الله ليعذبهم وانت فيهم وما كان الله معذبهم وهم يستغفرون "اور اللہ تعالیٰ ان کو عذاب دینے والا نہ تھا جب تک آپ ان کے اندر موجود تھے اور جب تک وہ گناہوں سے معافی طلب کرتے رہیں گے" اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو اس دنیا میں پیدا کیا ہے تو اس کے لئے اس نے سارے وسائل اور فائدے رکھے ہیں تاکہ وہ آرام سے رہیں، لیکن اپنے خالق ومالک کو ہمیشہ یاد کرتے رہیں اس کے حکم کے مطابق اس دنیا کے نظام کو چلائیں، انسانوں کے ساتھ محبت وشفقت کا معاملہ کریں۔ خیر خواہی اور اخلاق کے ساتھ نیک برتاؤ کریں۔ لوگوں کے اندر برائی پیدا ہو جائے تو برائی سے ان کو روکیں، بھلائی کا حکم دیں، محبت ونرمی سے گمراہ لوگوں کو راہ راست پر لانے کی کوشش کریں، نیکی کا حکم دینے والوں اور برائی سے روکنے والوں کی تعداد جب دنیا میں بڑھ جاتی ہے تو ان کی وجہ سے عذاب رک جاتا ہے جس طرح سیلاب سے بچاؤ کے لئے پُشتہ اور بند بنایا جاتا ہے اسی طرح ایسے نیک لوگ پشتہ اور آڑ بنجاتے ہیں۔

انسان کی اصلی ذمہ داری

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا اور ساری دنیا کے وسائل اس کے قبضے میں دے دئے تو اس نے انسان پر اس کی کچھ ذمہ داریاں بھی ڈالیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

أفحسبتم انما خلقنا كم عبثاً و أنكم إلينا لاترجعون کیا تم نے یہ گمان کر رکھا ہے کہ ہم نے تم کو بیکار پیدا کیا اور تم ہماری طرف واپس نہ آؤ گے؟ تو اے انسانو! تم کو یہ حقیقت ہمیشہ پیش نظر رکھنی چاہئے کہ تم کو اپنے خالق ومالک کے پاس واپس

www.abulhasanalinadwi.org

جانا ہے اور وہاں آخرت میں تم سے سوال کیا جائے گا کہ تم دنیا سے کیا کر کے آئے ہو۔

مرنے کے بعد کیا ہوگا؟

یہ انسان جب مرتا ہے تو وہ پوری طرح ختم نہیں ہوتا اس کا جسم مردہ ہوتا ہے لیکن اس کے اندر جو روح ہے اس کی طاقت اور اس کی شخصیت ہے وہ باقی رہتی ہے وہ اپنے خالق کے پاس پہونچتی ہے وہاں پروردگار اس سے پوچھتا ہے کہ تم کیا عمل کر کے لائے ہو؟ تم نے دنیا میں کیا کیا اعمال کئے تم نے کیا کسی کو فائدہ پہونچایا؟ سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کی؟ اس وقت آدمی کے پاس کوئی جواب نہ ہوگا۔

یہ انسان ایسا نہیں کرتا تو پھر اس کے اور جانوروں کے درمیان کوئی فرق نہیں، جانور بھی کھاتا اور آرام کرتا ہے۔ انسان بھی کھاتا اور آرام کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب ہم انسانوں کو افضل بنایا ہے تو اس لئے کہ ہم اپنے پروردگار کی مرضی کے مطابق دنیا کو چلائیں۔ جانوروں میں اس کی عقل نہیں کہ وہ یہ سمجھیں کہ دنیا کو کیسے چلایا جاتا ہے، لیکن انسان کو عقل عطا فرمائی ہے تاکہ وہ دنیا کو چلا سکے۔ آپ دیکھتے ہیں کہ دنیا کو کیسے کیسے لوگ چلا رہے ہیں لیکن جانوروں کو یہ بات حاصل نہیں۔ جب ہم افضل ہیں تو پھر ہمیں یہ جاننا چاہئے کہ جس نے ہم کو پیدا کیا ہے، اگر ہم اس کی مرضی کے مطابق یہ دنیا نہیں چلائیں گے تو ہم سے پوچھا جائے گا، ہم بچ کر نہیں جا سکتے، اب ہم انسانوں کی یہ بنیادی ذمہ داری ہو جاتی ہے کہ ہم اپنے پروردگار کو پہچانیں، اس کی پسند اور ناپسند معلوم کریں اس کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق ہم زندگی گذاریں، خود نیک بنیں

www.abulhasanalinadwi.org

دوسروں کو بھی نیک بنانے کی کوشش کریں، جو لوگ اپنے خالق و مالک کو نہیں پہچانتے اس کے احکامات سے واقف نہیں ہیں ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم ان کو بتائیں کہ تم جس راستے پر جارہے ہو تم کو نقصان ہوگا۔ مرنے کے بعد تم اپنے پروردگار کو جواب نہیں دے سکو گے۔ ہم لوگوں کا حال یہ ہوتا ہے کہ معمولی افسروں کے سامنے جواب دیتے ہوئے گھبراتے ہیں۔ اگر ہم حکومت کے قانون کے خلاف کرتے ہیں۔ اگر ہم حکومت کے قانون کے مطابق ٹیکس ادا نہیں کرتے تو ہم سے جواب طلب کیا جاتا ہے۔ تو جو قانون اور احکام اللہ تعالیٰ نے بنائے ہیں اگر ہم ان پر عمل نہ کریں گے تو کیا وہ ہم کو یوں ہی چھوڑ دے گا ہم سے پوچھے گا نہیں۔ چونکہ ہم سے اللہ تعالیٰ فوری طور پر نہیں پوچھتا، اس لئے ہم مطمئن رہتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ بات ختم ہوگئی۔ حالانکہ بات ختم نہیں ہوئی۔

اللہ تعالیٰ کا نظام کیا ھے

اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک نظام بنایا ہے اور وہ نظام یہ ہے کہ جب تم دنیا میں سب کچھ کر کے آجاؤ گے اور کوئی حجت باقی نہ رہے گی تب ہم پوچھیں گے کہ تم اس دنیا سے کیا کر کے آئے ہو، تم کام کر کے آئے ہو یا عیش کر کے آئے ہو، تم غلط راستے پر چل رہے تھے یا صحیح راستے پر تھے۔ وہاں آدمی کے پاس بجز اپنی غلطی کے اعتراف کے کوئی چارہ نہ ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے دو فرشتے ہمارے سارے اعمال لکھ رہے تھے وہ اعمال نامہ وہاں پیش ہوگا پھر اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا سزا دے گا جس کو

www.abulhasanalinadwi.org

چاہے گا معاف کر دے گا، تو جب ہم اس دنیا میں پیدا کیئے گئے تو پھر ہم پر یہ ذمہ داری بھی ڈال دی گئی ہے کہ ہم اپنے خالق کی مرضی کے مطابق زندگی گذاریں اور اس دنیا کا نظام اس کے حکم کے مطابق چلائیں۔

مدارس کی اهمیت

یہ دینی مدارس جو قائم کئے جاتے ہیں، وہ صرف اس لئے کہ وہ ہمیں یہ سکھائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم انسانوں کا خالق اور مالک ہے، وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ان مدارس سے ہمیں ایسا علم حاصل ہوتا ہے جس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ہم انسانوں کے خالق اور مالک کا کیا حکم ہے، وہ کون سی زندگی پسند کرتا ہے اور ہم سے کیا چاہتا ہے اس کو کیا ناپسند ہے۔

دوسری طرف ہم میں ایسے عوام ہیں جو مدارس میں پڑھ نہیں سکتے، ایسی صورت میں ہمارا یہ فرض ہو جاتا ہے کہ ہم ان کو نصیحت کریں، بتائیں کہ یہ کام صحیح ہے، یہ غلط ہے اگر تم فلاں کام کروگے تو اپنے کو نقصان پہونچاؤ گے، اللہ تعالیٰ ایسے اعمال کو پسند نہیں کرتا۔ یہ باتیں ان لوگوں کو بتانے کی ہوتی ہیں جو صحیح راستے سے بھٹک جاتے ہیں۔

همارا بنیادی فریضه

ہم کو چاہئے کہ ان دینی مدارس کی قدر کریں۔ ان کی افادیت کو سمجھیں یہ آپ ہی کے نفع پہنچانے کیلئے قائم کئے گئے ہیں۔ یہ مدارس ہمیں بتاتے ہیں کہ اس دنیا میں ہم

www.abulhasanalinadwi.org

کس طرح کی زندگی گزاریں اور اپنے خالق و مالک کو کیسے راضی رکھیں بالکل اسی طرح جیسے ہم کسی محکمے میں ملازم ہوں تو ہمارا یہ فریضہ ہو جاتا ہے کہ اس محکمہ کے بڑے افسر اور ذمہ دار کی مرضی معلوم کریں۔ وہ ہم سے کیا کام لینا چاہتا ہے اور ہمارے فرائض کیا ہیں۔ اس کی خوشی کس بات میں ہے اور اس کو ناراضگی کس بات سے ہوتی ہے اور اس کو ناراضگی کس بات سے ہوتی ہے یہ معلوم کرنا نہ صرف ضروری ہے بلکہ اس کے مطابق عمل کرنا بھی ضروری ہے ہم میں سے جو نہیں جانتے وہ ان لوگوں سے معلوم کرتے ہیں جو خالق و مالک کی مرضی سے واقف ہوتے ہیں۔

ہماری زندگی بہت محدود ہے اگر ہم حساب لگا کر دیکھیں تو بچپن کا زمانہ نکال کر چالیس پچاس سال مشکل سے ملیں گے یہ چالیس پچاس سال اگر اچھے حال میں گذر جاتے ہیں تو اس سے کوئی بڑا فائدہ نہیں۔ لیکن مرنے کے بعد ہمیں جو جواب دینا پڑے گا وہ بڑا اہم ہے، اس لئے اس بات کی فکر کرنی چاہئے کہ ہم اپنے مالک کے حکم کے مطابق زندگی گذاریں اور یہ معلوم کریں کہ وہ ہم سے کیا چاہتا ہے ہمیں اپنے عمل سے یہی ثابت کرنا چاہئے کہ ہم عقل اور شعور کی دولت سے مالا مال ہیں ہم انسان ہیں اشرف المخلوقات ہیں ہم جانوروں سے افضل ہیں۔ زندگی گذارنے میں ان سے الگ ہیں۔

اگر ہم انسان بھی جانوروں کی طرح زندگی گذاریں اور ان کی طرح کھاتے پیتے ہیں تو پھر ہم میں اور ان میں کیا فرق رہا۔ بلکہ ہم انسانوں کو کھانا کھانے کے لئے کھیت کو

www.abulhasanalinadwi.org

پہلے جوتنا پڑتا ہے پھر اس میں غلہ بونا پڑتا ہے، کھانا پکانا پڑتا ہے لیکن جانور کو سب کچھ تیار اور تازہ ملتا ہے۔ وہ سبزہ کھاتا ہے، تالاب اور نہر سے پانی پیتا ہے۔ ہم ان جانوروں سے افضل اسی صورت میں ہو سکتے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی عقل و فہم سے کام لیں اس کے احکام اور مرضی کو معلوم کریں اور ان کے مطابق زندگی گذاریں، اور اس دنیا کا نظام چلائیں، یہ ہے ہم انسانوں کا بنیادی فریضہ۔ اگر ہم نے اپنے فرائض ادا کئے تو ہمارا مالک ہم سے راضی ہوگا اور مرنے کے بعد ہم کو آرام ملے گا۔ اس لئے کہ اصل اور ہمیشہ کی زندگی آخرت کی زندگی ہے اگر ہمارا مالک ہم سے ناراض ہو تو ہمارا سارا حساب کتاب خراب ہو جائے گا۔ مرنے کے بعد ہماری گرفت ہوگی ہم اس دنیا میں اگر حکومت کے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہیں تو اس کی پکڑ سے ڈرتے ہیں۔ صبح کو خلاف کیا تو شام میں پکڑے جائیں گے۔ ہمارے مالک نے انسانوں کو پکڑنے اور سزا دینے یا انعام دینے کا نظام دوسرا رکھا ہے۔ یہاں زندگی بھر اس کی پکڑ نہیں ہوتی۔ لیکن مرنے کے بعد اصل حساب ہوتا ہے۔ ہم جیسا کریں گے ویسا بھگتنا پڑے گا۔ اچھا کام کیا تو ہمیشہ کے لئے آرام اور اگر برا کام کیا تو سزا ہوگی اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دنیا میں عقل دی۔ صحت دی۔ طاقت دی۔ علم دیا لیکن ہم نے ان کا صحیح استعمال نہیں کیا اور نہ ہی ان صلاحیتوں سے کام لیکر ہم نے اپنی ذمہ داریوں کو جاننے کی کوشش کی۔

مسلمان کسے کہتے ہیں

حضرات: اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ اس نے ہم کو انسان بنایا پھر

www.abulhasanalinadwi.org

اس کا دوسرا احسان و فضل و کرم یہ ہے کہ اس نے ہمیں مسلمان بنایا۔ مسلمان کا مطلب یہ ہے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دینا جو شخص اپنے آپ کو اپنے خالق و مالک کے سپرد اور حوالے کر دے اس کو مسلم کہتے ہیں اسلام کے معنی ہی سپرد کر دینے کے ہیں یعنی ہم نے یہ کہہ دیا اور عمل سے یہ ثابت کر دیا کہ اے خالق و مالک ہم آپ کے ہیں۔ آپ ہم سے جو بھی کام لیں۔ آپ ہم کو جو حکم دیں گے ہم بغیر چوں و چرا کے ان پر عمل کریں گے ہم آپ کے اختیار میں ہیں۔

آپ ہی بتایئے کہ ہم اپنے کو مسلمان کہتے ہیں تو کیا اس کا مطلب یہ نہیں ہوا کہ ہم نے اپنے آپ کو اپنے مالک کے سپرد کر دیا ہے۔ جب ہم نے اپنے آپ کو اس کے سپرد کر دیا ہے تو پھر کیا ہمارا یہ فرض نہیں بنتا کہ ہم اپنے مالک کے حکم کو پہچانیں اور یہ جاننے کی کوشش کریں کہ اس کو کیسے راضی کیا جاتا ہے اور اس کے حکم پر کیسے چلا جاتا ہے۔

ہمارا دوسرا بنیادی فریضہ یہ ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کو نہیں پہچانتے اور بھٹک رہے ہیں اور اپنے خالق و مالک کے خلاف کام کر رہے ہیں تو ہم ان کو بتائیں کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کیا ہے۔ اس کے احکامات کیا ہیں۔

تیسری بنیادی بات یہ ہے کہ ہم موت کے بعد کی زندگی سے ڈریں کہ مرنے کے بعد ہم کو اللہ تعالیٰ کے پاس جانا ہے۔ وہاں وہ ہم سے سوال کرے گا۔ قیامت کا دن ایسا ہوگا جہاں کوئی سائبان اور درخت و سبزہ نہ ہوگا۔ سورج کی گرمی ناقابل برداشت ہوگی۔

www.abulhasanalinadwi.org

پیاس بجھانے کے لئے پانی موجود نہیں ہو گا۔ اس وقت ہماری کیا حالت ہو گی یہ بھی سوچنا چاہئے۔ اور ابھی سے اس دن کے لئے پوری تیاری کرنی چاہئے۔ اس لئے کہ ہمیں یہ زندگی جو ملی ہے وہ چند روزہ ہے۔ اگر ہم نے اس کو غنیمت نہ سمجھا۔ اس سے فائدہ نہ اٹھایا اور کھانے پینے اور راحت و آرام میں اس زندگی کو گذار دیا تو ہم سب بڑے خسارے میں رہیں گے۔

ہمارے دینی مدارس میں یہی تین بنیادی باتیں بتائی جاتی ہیں۔ہم ان کو سیکھ کر دوسروں کو سکھاتے ہیں۔ اور انھیں راہ راست پر لاتے ہیں اور انھیں بتاتے ہیں کہ ہماری یہ زندگی ہمارے خالق و مالک کی امانت ہے۔ہم اس کے مطیع و فرماں بردار ہیں ہم نے اپنے آپ کو اس کے حوالے کر دیا ہے۔ ہم اس کے حکم کے مطابق زندگی گذار دیں گے۔

www.abulhasanalinadwi.org

www.abulhasanalinadwi.org